

کسی کو قاتل ثابت کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس نے مقتول پر ضرب کا کوئی آلہ استعمال کیا ہو، تلوار یا خنجر یا کوئی اور چیز نگاہ ایسی چیز نہیں، جو آلہ ضرب سمجھی جاسکے، لہذا شاعر نے بے تکلف کہا کہ اے محبوب! اگر تیرے ایک نظر دیکھ لینے سے میں یا کوئی دوسرا شہید ہو جائے تو تجھ پر خون کی قیمت ادا کرنے کی کوئی ذمہ داری نہ ہوگی۔

ادھر دیکھ میں ایک پہلو صرف تنبیہ کا ہے، دوسرا پہلو یہ ہے کہ میری طرف دیکھ۔ گویا عاشق محبوب سے نگاہ التفات کا طلب گار ہے اگر اس وجہ سے شہید بھی ہو جائے تو وہ خود ذمہ دار ہو کر محبوب کو یقین دلاتا ہے کہ اطمینان رکھ، اس کے لیے کوئی فدیہ طلب کیا ہی نہیں جاسکتا۔

۱۰۔ لغات۔ شکستِ قیمت : فارسی میں اس کا مطلب یہ ہے، بہاکم ہو جانا، قیمت گھٹ جانا۔

شرح :- اے وفا کی جنس کو لوٹ لے جانے والے محبوب! سن اور توجہ سے سن کہ میرے دل کی قیمت تو اسی جنس کی بدولت بھٹی۔ یہ جنس غارت ہوئی تو دل کی کوئی قیمت ہی نہ رہی۔ اب تجھے کس بات کا خوف ہے؟ یہ بھی ظاہر ہے کہ ہر چیز کے ٹوٹنے سے کوئی نہ کوئی آواز نکلتی ہے، لیکن قیمتِ دل کی شکست کی کوئی آواز نہیں۔

بعض نسخوں میں ”قیمتِ دل“ کی جگہ ”شیشہِ دل“ درج ہے اور اس کا مطلب یہ سمجھا گیا ہے کہ محبوب کو شیشہِ دل توڑنا یعنی دل شکنی کرنا پسند ہے، اس لیے اسے دعوت دی گئی ہے کہ شیشہِ دل توڑ تارہ۔ لیکن صحیح ”شیشہِ دل“ نہیں بلکہ ”قیمتِ دل“ ہی ہے۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ عاشق کے دل کی سب سے بڑی متاع محبوب کے ساتھ دنا اور عشق میں ثابت قدمی کے سوا کچھ نہیں ہوتی۔

۱۱۔ لغات۔ جگر داری : حوصلہ۔ استقلال۔ بہت۔